روزوں والی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار کا بیان

[Urdu–اُردو– الأُردية]

فتوی: اسلام سوال وجواب سائٹ

ترجمہ: اسلام سوال وجواب سائٹ

مراجعہ وتنسیق: اسلام ہاؤس ڈاٹ کام

مقدارالفدية التي في آية الصّيام

فتوى موقع الإسلام سؤال وجواب

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

مراجعة وتنسيق:موقع دارالإسلام

روزوں والی آیت میں مذکور فدیہ کا بیان

49944 :سوال: روزے کی آیت میں مذکور فدیہ کی مقدار کیا ہے؟۔

Published Date: 2006-10-30

جواب:

الحمدللہ

اول :

اگر کوئی شخص بڑھاپے کیوجہ سے یا دائمی بیماری جس سے شفایابی کی امید نہ ہو کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے نہ رکھ سکے تو عدم استطاعت کی بنا پر رمضان المبارک کے روزے اس پر فرض نہیں، بلکہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا .

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ * أَيَّاماً مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْراً فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾

[البقرة:١٨٣-١٨٤]

"اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیے گئے ہیں جس طرح پہلے لوگوں پر روزے رکھنے فرض تھے، تاکہ تم متقی بن جاؤ، چند گنتی کے دن ہیں چنانچہ تم میں سے جو کوئی بھی بیمار ہو یا مسافر تو دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے، اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے، اور جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو اس کے لیے یہ بہتر ہے اور تمہارے لیے روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تمہیں علم ہے" [سورہ بقرۃ: ۱۸۳ – ۱۸۴]

بخاری میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے: (لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ الْكَبِيرَةُ لا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَانِ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا)

"کہ یہ آیت منسوخ نہیں، بلکہ یہ بوڑھے مرد اور عورت کے متعلق ہے جو روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتے ہوں، چنانچہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلایا کریں"۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (۴۵۰۵)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"بوڑھا آدمی اور بڑھیا عورت دونوں کے لیے اگر روزہ رکھنا مشکل ہو اور شدید مشقت کا باعث بنے تو ان دونوں کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے، بلکہ وہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں ... اور اگر وہ کھانا کھلانے سے بھی عاجز ہوں تو ان کے ذمہ کچھ نہیں، اور (اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا) ... اور وہ دائمی اور مستقل مریض جسے شفایابی کی امید نہ ہو وہ بھی روزہ نہ رکھے اور اس کے بدلے ہر

دن ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کرے؛ کیونکہ وہ بھی بوڑھے شخص کے معنی میں ہی ہے" اختصار کے ساتھ ان کا کلام ختم ہوا۔ دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (۴ / ۳۹۶)

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں ہے :

"حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ اس بات پر متفق ہیں کہ بڑھاپے، یا دائمی بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہونے کی بنا پر، ترک کردہ روزوں کی قضاء کرنا ممکن نہ ہو تو یہ فدیہ میں بدل جائے گا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان

ہے: ﴿ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾

"اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے"۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو. اھ-

دیکھیں: الموسوعة الفقهية(۵ / ۱۱۷)

اور " فتاوى الصيام "میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ہمارے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ مریض دو قسم کے ہوتے ہیں :

پہلی قسم :

ایسا مریض جس کی بیماری سے شفایابی کی امید ہو، مثلا وہ بیماریاں جن سے شفایابی کی امید ہے، اس کا حکم وہی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾.

”چنانچہ جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر تو وہ دوسرے ایام میں اس کی گنتی پوری کرے“۔ اسے بیماری سے شفایابی کا انتظار کرنا ہوگا اور صحت ملنے کے بعد روزہ رکھنے کے علاوہ کوئی اور چارہ نہیں .

اور فرض کریں کہ اگر اس حالت میں اس کی بیماری جاری رہے اور شفایابی سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کے ذمہ کچھ نہیں؛ کیونکہ اللہ تعالی نے تو دوسرے ایام میں قضاء واجب کی تھی لیکن وہ اس سے قبل ہی فوت ہوگیا، تو یہ شعبان کے مہینہ میں فوت ہونے والے شخص کی طرح ہوا جو

رمضان آنے سے قبل ہی فوت ہو گیا، اس کی جانب سے روزوں کی قضاء نہیں ہو گی .

دوسری قسم :

ایسا شخص جو دائمی مرض کا شکار ہو، مثلا کینسر - اللہ اس سے محفوظ رکھے - اور گردے کی بیماری میں مبتلا شخص، یا شوگر وغیرہ کا مریض، یہ ایسی بیماریاں ہیں جو مستقل اور دائمی ہیں اس سے مریض کی شفایابی کی امید کم ہی ہوتی ہے، ایسا شخص روزہ نہیں رکھے گا، بلکہ روزہ کی استطاعت نہ رکھنے

والے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کی طرح ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا.

اس کی دلیل قرآن مجید میں درج ذیل فرمان باری تعالیٰ ہے : ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدۡيَةٞ طَعَامُ مِسۡكِينٖ﴾

"اور جو لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ ہے" اھ- دیکھیں: فتاوی الصیام للشیخ ابن عثیمین (ص: ١١١)

دوم :

کھانا(غلہ) دینے کا طریقہ یہ ہے کہ ہر مسکین شخص کو نصف صاع چاول یا گندم وغیرہ (یعنی ڈیڑھ کلو) دیا جائے، یا پھر کھانا پکا کر مسکینوں کو کھلا دیا جائے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

”اگر بوڑھا شخص روزہ رکھنے کی استطاعت نہ رکھے (تو ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے)، کیونکہ جب انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہما بوڑھے ہوئے تو ایک یا دو برس ہر مسکین کو ہر روز روٹی اور گوشت دیتے اور روزہ نہ رکھتے تھے“

اھـ

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

”اگر بوڑھی عورت بڑھاپے کی بنا پر روزہ نہ رکھ سکے تو اسے کیا کرنا ہو گا؟“۔

شیخ رحمہ اللہ تعالی عنہ کا جواب تھا:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا فتویٰ ہے کہ اسے ہر دن کے بدلے علاقے میں کھائی جانے والی غذا، مثلا گندم، چاول کھجور وغیرہ کا نصف صاع

جس کا وزن تقریبا ڈیڑھ کلو بنتا ہے، اور اگر وہ عورت فقیر ہے کھانا نہیں دے سکتی تو اس کے ذمہ کچھ نہیں یہ کفارہ ایک یا کئی ایک مساکین کو مہینہ کے شروع یا درمیان یا آخر میں دینا جائز ہے. اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے" اھ- دیکھیں: مجموع الفتاوی ابن باز(۱۵ :203)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

"مستقل بیمار اور بوڑھا شخص چاہے مرد ہو یا عورت اگر روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ ہر دن کے بدلے مسکین کو کھانا کھلائے، چاہے یہ غلہ کی صورت میں

فقراء کو دیا جائے یا پھر کھانا پکا کر مساکین کو کھلا دیا جائے چنانچہ دنوں کے مطابق مساکین کو رات یا صبح کا کھانا کھلا دیں، جس طرح بڑھاپے میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کرتے وہ رمضان المبارک کے مکمل ماہ کا روزہ رکھنے کے بدلے تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیتے تھے" اھ- دیکھیں: فتاوی الصیام (ص:111)

اور مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

”روزہ رکھنے سے عاجز شخص مثلا بوڑھا مرد یا عورت یا شفایابی سے ناامید دائمی بیمار شخص کھانا کس طرح کھلائے ؟“

کمیٹی کا جواب تھا :

"بڑھاپے کی بنا پر اگر کوئی مرد یا عورت روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا روزہ رکھنے میں اسے شدید قسم کی مشقت کا باعث بنے ، تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، اور اس کے بدلے ہر روز نصف صاع گندم یا کھجور یا چاول وغیرہ جو اپنے گھر میں استعمال کرتا ہے مساکین کو کھلائے . اور اسی طرح وہ

مریض جو روزہ رکھنے سے عاجز ہو یا اس کے لیے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو اور اسے بیماری سے شفایابی کی امید نہ ہو تو وہ بھی مساکین کو کھانا کھلائے .

اللہ تعالی کا فرمان ہے : ﴿لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْساً إِلَّا وُسْعَهَا ﴾[البقرة:٢٨٦]

”اللہ تعالیٰ کسی بھی جان کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا“۔[سورہ بقرہ: ٢٨٦]

اور فرمان باری تعالیٰ ہے : ﴿ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ﴾ [الحج:۷۸]

”اللہ تعالیٰ نے تم پر دین میں کوئی تنگی نہیں کی“ [سورہ حج:۷۸]

اور ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة:۱۸٤]

”اور جو لوگ اس کی استطاعت رکھتے ہیں ان کے ذمہ مسکین کو بطور فدیہ کھانا دینا واجب ہے“۔[سورہ بقرہ:۱۸۴] .اھ- .

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (۱۱ / ۱۶۴)

واللہ اعلم .

سائٹ اسلام سوال وجواب

(محتاجِ دُعا: azeez90@gmail.com)

IslamHouse.com